Registered.

L. No. 89

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۱ جون ۱۹۰۹ء | جلد ۳۷

ہم اپنے ناظرین کی توجہ مندرجہ ذیل کتب کیطرف مبذول کرانی چاہتے ہیں جو کہ لاہور اور لودیانہ کے ریلیجس بک ڈپو سے دستیاب ہو سکتی ہیں

سی۔ ایل۔ ایس کی اسکول کی کتابیں انگریزی میں

جو کہ ہند کے تمام مسیحی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں اور ہند کے تمام ریلیجس بک ڈپو میں بکتی ہیں

اُردو میں مندرجہ ذیل کتابیں لودیانہ میں شایع ہو چکی ہیں

نوجوان مستورات کے لئے کتابیں

رام پال سنگھ کی سرگذشت۔ اردو و رومن میں صفحہ ۱۲۶ کپڑے کی جلد رومن اردو ۸ر فقط اردو ۴ر

عزت بیمثال ۱۰۶ صفحہ اُردو میں ۵ر سے لیکر ۸ر تک +

ہیرے کی سرگذشت۔ اُردو قیمت ۳ر سے ۶ر تک +

دولت لازوال۔ صفحہ ۲۰۲ اردو میں کپڑے کی اور سنہری حروف کی جلد ۸ر کاغذ کی جلد ۳ر

ہر ایک خاندان میں ایسی عمدہ کتابیں ہونی چاہئیں

ہدایت تیمارداراں۔ بیماروں کی خبرگیری حکمت کپڑے کی جلد قیمت ایک روپیہ (عسہ)

مسیح کی تعلیم۔ اردو میں قیمت ۸ر اردو و رومن ۸ر سے ۱۲ر تک +

جاپان کے حالات۔ کپڑے کی جلد قیمت ۸ر باتصویر +

شریف بیبیاں۔ قیمت ۴ر سے ۶ر تک باتصویر +

چندر لیلا اردو میں قیمت ۲ر سے ۶ر تک۔ گورمکھی ۲ر

سلسلہ اصلاح اُردو میں

اصلاح حفظ صحت قیمت ۱ر

زراعتی اصلاح قیمت ۱ر

صنعت و دستکاری کی ترقی قیمت ۱ر

افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب قیمت ۱ر

اصلاح تمدن قیمت ۵ر

اصلاح اخلاق قیمت ۴ر

شادی قیمت ۱ر

سچی اور جھوٹی خیرات قیمت ۲ پائی

صفائی کی ضرورت۔ قیمت ۳ پائی

تواریخ پلیگ قیمت ۶ پائی

سیر ہند باتصویر قیمت عسہ

نئی کتابیں

الکفارہ قیمت ۶ پائی

اسلام میں مسیح قیمت ۱ر

ویدک تصنیفات قیمت ۱ر

نوٹ

فہرست مندرجہ بالا و دیگر کتب ہائے دین عیسوی بک سٹور لودیانہ سے منگوا کر ملاخطہ فرمایئے +

یہہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ یا پنجاب ریلیجس بک سٹور لاہور سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں

لودیانہ کرسچن بک سٹور کی شائع شدہ کتابیں

ستیارتھ پرکاش درپن

مصنف پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب لاہور

اس کتاب میں ان اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہی جو آریہ سماج کے بانی دیانند سرسوتی نے بائیبل مقدس پر کئے ہیں ہر ایک مسیحی استادوں اور مناددوں کے لئے بڑی مفید کتاب ہی قیمت ۸ مجلد ایک روپیہ ۱عہ +

گنجینہ اسلام

(رومن اردو) مصنف پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی

دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسیحی واعظوں اور علم الٰہی کے طالبعلموں کیلئے نہایت ہی مفید کتاب ہی قیمت ۸ مجلد ایک روپیہ ۱عہ +

موازنہ مذاہب

مختلف مذاہب کی تعلیمات (رومن اردو)

ڈاکٹر ایچ ایس کیلاگ کے لیکچروں کا مجموعہ جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجہ رام چیتا مبر بی۔ اے نے ترجمہ کیا ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے۔ قیمت ۸

فوز العظیم بالتصویر

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی کی انگریزی کتاب "زینب دی پنجابی" کا بامحاورہ اردو ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونیکی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا ہی قیمت ۲ مجلد ۴ +

سمپردائے

مولفہ پروفیسر بی۔ بی رائے صاحب مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

اس اردو رسالے میں سمپردایوں کی تواریخ و تعلیم اور مختلف ریت و رسم کی تشخیص کی گئی ہی۔ حجم کتاب ۲۹۲ +

قیمت چھ آنے ۶ مجلد دس آنے ۱۰

گیت کی کتابیں

موٹے حروف کے گیت کی کتاب قیمت ۱۲
بیبکا۔ ٹیپ میں گیت کی کتاب کپڑے کی جلد قیمت ایک روپیہ ۴
سادہ رومن میں قیمت ۲ سے لیکر ۸ تک

دیہاتی گیتیں

اردو حروف میں قیمت	۹ پائی
ناگری میں "	۶ پائی
گورمکھی میں "	۶ پائی

ایک آنہ ٹریکٹ

بائیبل اور سائنس۔
مرزا غلام احمد قادیانی۔
ازالتہ المرزا قادیانی۔
یسوع مسیح کون تھا (ایک وعظ جو کہ ڈاکٹر میکلوڈ صاحب کی طرف سے ہے)

رسالجات

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے۔
ایک مجروح سپاہی۔
مسیحی مذہب کی صداقت (جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہی)۔
عبادتگاہ میں داخل ہونا۔
آرے اے سب لوگو آؤ۔
معجزہ۔
رسالہ ذنوب محمدیہ۔
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو

لیف لیٹ

آپ کو مژدہ ہو۔ قیمت ایک پائی۔
خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا کہتا ہے +
خدا سے میل۔
فقط ایمان لاؤ۔
مسیح پر ایمان لانا کیا ہے۔

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

عزت بینتال۔ راجہ پال سنگھ ہیرا کا قصہ۔ شریف بیبیاں۔ جاپان کے حالات چند لیلا لارڈ کلائیو ہند میں۔ تاریخ یونان۔ رابنسن کروسو تاریخ مصر۔ مرقع روس۔ فوز العظیم۔ یہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر مہیا ہو سکتی ہیں +

تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نورافشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۱ جون ۱۹۰۹ء

قدیم وجدید مُبشرانِ انجیل

خدا کی بادشاہت کے پھیلانے کے مبارک کام میں حصہ لینا حقیقت میں ایک مبارک خدمت ہے زمانہ قدیم سے خدا کے فضل سے بھرپور معمور ہوکر ایسے خدا کے ایماندار پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ جو اس خدمت کے لئے خدا کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں کیونکہ اُن کی خدمت کے نتیجے سے جو عجیب ہوتا ہے جس کے وسیلے سے ہزارہا جانیں ہلاکت سے بچائی جاتی ہیں۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خاص اوزار خدا کے ہاتھ میں ہیں جن کے وسیلے سے وہ اپنی بادشاہت کے پھیلانے کا کام کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسے اشخاص کی شہرت بھی نہ ہو کیونکہ خدا کی بادشاہت اکثر نمود سے نہیں آتی اور اگر مشہوری بھی ہو تو بھی ان میں مسیح نظر آتا ہے بہت ہیں جو اس بادشاہت کے متعلق اعلیٰ خدمات انجام دیکر نہایت کرم اور افضل درجہ حاصل کرتے ہیں پر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس بادشاہت میں سب سے بڑا کون ہے؟"

پطرس رسول کی منادی میں ایک معجزانہ تاثیر تھی اور پنتیکوست کے دن ہزارہا آدمی مسیحی ہوگئے اور اس کے بعد بھی اور بہت ہوگئے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ رسولوں میں صرف وہی ایک کارکن تھا جس پر یہ برکت تھی۔ بلکہ بادشاہت کے پھیلانے میں سب رسولوں کا یکساں حصہ تھا۔

قدیم زمانہ سے جیسا کہ تواریخ کلیسیا کے مطالع سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر خدا کے فضل سے بہت ایسے اشخاص ظاہر ہوئے جنکے ذریعہ سے بہت کام ہوا۔ ریفرمیشن کے زمانے میں اور اس کے بعد ایسے بہت لوگ ہوتے آئے۔ جارج وٹ فیلڈ اور ویسلی جیسے دیندار اشخاص شاید کم ہی گذرے ہونگے۔ کرِی سسٹم اور ناکس جیسے غیرتمند خدا کے بندے کم ملیں گے۔

گذشتہ ۵۰ سالوں کے عرصے میں بہت سے مشہور ایماندار ہوئے ہیں جنہوں نے اس خدمت میں حصہ لیا جن میں ایڈورڈ پیسین۔ چارلس جی فینی اُرنیلٹن وغیرہ ہیں جنکی خوش بیانی سے صدہا لوگ توبہ و ایمان کی طرف مائل ہوئے۔

بعد میں ایڈورڈ پیسین ہمنڈ۔ ڈی ایل موڈی مسیح کے بڑے سرگرم خادم گذرے ہیں۔ جنہوں نے بڑی خدمتیں انجام دیں۔

ڈاکٹر ایل ڈبلیو منیل گپسی سمتھ۔ ڈاکٹر ٹاری۔ ولیم اے سنڈے۔ ڈبلیو ہیڈ رونف یہ سب خدا کے فضل سے بھرے ہوئے خادمانِ دین گذرے ہیں۔ جنہوں نے مسیح کے انگورستان میں کام کیا ہے اور اپنی محنتوں کو انجام دیکر اپنے خداوند کی خوشی میں شامل ہوگئے ہیں۔ اور خدا کا فضل ہے کہ آجکل بھی بہت سے مسیح کے خادم اس پاک خدمت کو بڑی سعی و کوشش سے انجام دے رہے ہیں اور خدا کی بادشاہت پھیلتی جاتی ہے اور اسی طرح سے روز افزوں ترقی کیساتھ پھیلتی جاوے گی جب تک کہ تمام روئے زمین پر ہمارے خداوند کی بادشاہت نظر آوے۔

ہمعصر مشنری ہیرلڈ ڈاکٹر ازلنڈ صاحب کی مندرجہ ذیل دعا اپنے پرچے میں درج کرتا ہے جو قابل توجہ ناظرین ہے۔ "اے خدا میرے چاروں طرف ایک مشغول دنیا ہے اور اس میں میرے کان آنکھیں اور خیال وغیرہ لگانے کی ضرورت ہے ان کاموں کے متعلق جو مجھ کو اس میں کرنے پڑیں گے۔ اب پیشتر اس سے کہ میں اس میں داخل ہوں میں اپنی آنکھوں اور خیالات کو تجھے سونپتا ہوں۔ تو ان کو برکت دے اور اپنا کام ان سے لے اور جب تک تیرے قدرتی قانون کے رو سے میرا دل میرے سینے میں دھڑکتا رہے۔ اور میرا خون میری رگوں میں بہتا رہے ان کے ذریعہ سے میری مرضی پوری نہ ہو۔ بلکہ تیری ہی مرضی پوری کی جاوے۔ کاشکہ میری روحانی زندگی کی رفتار بالکل تجھ پر منحصر رہے اور میرا دل تیری طرف لگا رہے تاکہ میرے مدنظر تیری خدمت کرنا ہو۔ میری یہ دعا میرے منجی کے وسیلے سے سن آمین"۔ مندرجہ بالا دعا کے فقرے بہت موزوں ہیں۔ اگر ہر ایک شخص کی یہی دلی دعا ہو تو اس کی رفتار زندگی خدا کی ہدایت کے مطابق عمل کرنے سے اسکا جلال ظاہر کریگی کیونکہ غلطی یہاں ہی سے شروع ہوتی ہے کہ بجائے اپنے آپکو خدا کے سپرد کرنے کے ہم اپنی ہی مرضی پر چلنا چاہتے ہیں۔ اور غلطی میں پڑ جاتے ہیں۔ چاہئے کہ ہم ہمیشہ یہی کہا کریں "اے باپ میرے تیری مرضی" پوری ہو۔

ہمعصر کرسچن پیٹریٹ مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۹۰۹ء میں رقمطراز ہے کہ مسٹر جارج کیکوچ نے ہوس آف کامنس میں ایک بل پیش کیا جو دوسرے معزز ممبروں سے تائید پاکر مشتہر ہوا۔ یہ بل اکلیزی آسٹیکل لا (محکمہ دین) میں ترمیم کرنے کی بابت تھا کہ جس سے چرچ آف انگلینڈ کے پادری صاحبان کو اجازت ملے کہ وہ دوسری مشن کے گرجوں میں جاکر وعظ کر سکیں یا کسی دوسرے مکان میں اگر کوئی مالک مکان کسی جگہ وعظ کرنے کے لئے بلاوے اور بغیر یہ بھی اجازت

دی جاوے کہ کسی دوسرے فرقے کا پادری صاحب ہر ایک چرچ کیتھڈرل یا کالیسیٹ یا پریش چرچ یا چیپل میں وعظ کر سکیں جو چرچ آف انگلینڈ کا ہو۔ اگر کوئی ڈین۔ انکمبینٹ یا انچارج میں یا کوئی دوسرا عہدے دار دعوت دے۔ مندرجہ بالا بل کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کیونکہ اب تک پرانے حکم کے رو سے نہ تو کوئی پادری صاحب چرچ آف انگلینڈ کی عبادت گاہوں میں وعظ کر سکتا تھا اور نہ ان کے پادری صاحبان دوسرے فرقوں کے گرجوں میں جا کر وعظ کر سکتے تھے گویا کسی قسم کا تعلق ایک دوسرے کیساتھ نہ تھا اور ایک کو دوسرے سے کوئی فائدہ پہونچ نہیں سکتا تھا اگر یہ بل پاس ہو جاویگا تو آپس کی محبت اور یگانگت بڑھیگی۔

ہمعصر پنجاب مشن نیوز مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۹۰۹ء میں پادری اے جیوسن صاحب کی محنتی زندگی کے سرگرم کاموں کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صاحب موصوف بنگال کریچن لٹریچر کے بڑے حامی ہیں صاحب موصوف نہ صرف مصنف ہو کر بہت سی کتابوں کو تیار ہی کرنے والے ہیں بلکہ وہ اپنی تصنیفات کے بیچنے میں از حد کامیاب ہوئے ہیں۔ جو صاحبان ایسے کاموں میں تجربہ رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کتاب کا مصنف بننا تو آسان ہے مگر اس کا بیچنا مشکل ہے ایک رپورٹ سے واضح ہوا ہے کہ انہوں نے "گڈریا بادشاہ" کی ۴۲۹۳ جلدیں فروخت کیں۔ اور "ڈیوڈ لیونگ اسٹون" کی ۳۰۸۰ جلدیں بیچیں۔ "امن کا شاہزادہ" کی ۳۴۳ جلدیں فروخت کیں "راستبازی کا شاہ" ۱۱۲ جلدیں بیچیں "مذہب کا بہادر" کی ۱۵۰ جلدیں فروخت کیں "گڈریا جو وزیر بن گیا" کی ۹۴ جلدیں بیچیں اور پاک روح کے کام کی ۲۴۱ جلدیں بیچیں مسنر ہارٹلے کا رسالہ بنگالی نظم میں ۴۹ جلدیں فروخت کیں اور مرقس کی انجیل کی ۲۴۲ جلدیں فروخت کیں اور صاحب موصوف نے ۲۶۱۵ روپیہ کتابوں کی بکری سے وصول کیا جس کو وہ چھاپنے وغیرہ کے بلوں کے ادا کرنے میں خرچ کرینگے۔ ہمعصر موصوف لکھتا ہے کہ اگر کوئی دوسرا صاحب ہو جس نے اکیلے ہی اتنا کام کیا ہو تو اسکی بابت ہم سننا چاہتے ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی سالیانہ رپوٹ بابت سال ۱۹۰۸ء ہمارے دفتر میں پہونچی ہے جس کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انجمن ایک بڑا کام تعلیم کا انجام دے رہی ہے اور خرچ کثیر کر کے اپنی قوم کو سرفرازی بخشنے کی بڑی کوشاں و ساعی ہے اس انجمن کے ماتحت دینی تعلیم و دنیاوی تعلیم پہلو بہ پہلو دیجاتی ہے اور قرآن کی تلاوت اور حفظ کرنے کا کام بڑی خوبی کر ہوتا ہے اور ترقی کرنے والے طلباء کو انعام و وظایف بھی دیئے جاتے ہیں یتیم خانہ لڑکوں اور لڑکیوں کا بھی جاری ہے دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے غرضیکہ یہ انجمن خاطر خواہ کام کر رہی ہے انجمن کی آمدنی بھی معقول ہے کل میزان جس میں جایداد غیر منقولہ بھی شامل ہے ۲۹۲۱۵۰ روپیہ ہے اور نقد ۸۵۵۷۲ روپیہ ہے جو انجمن کے ہاتھ میں موجود ہے انجمن کا کام اور طرز تمام مشن کے کاموں کیساتھ مطابقت رکھتا ہے بلکہ اگر کہیں کہ یہ انجمن مشن کی تقلید کرتی ہے تو کچھ مبالغہ نہیں ہے جس طرح سے مشن رفاہ عام کاموں میں حصہ لیتی ہے اسی طرح پر یہ انجمن کرتی ہے پر دینی امور میں مذہبی صداقت ایک جدا امر ہے اگر ایسے کام سچے دین کے ماتحت ہو کر کئے جاویں تو دگنی برکت کا باعث ہوتے ہیں۔ ورنہ نیکی کے کام ہر صورت میں اچھے ہیں۔

جبکہ مرحوم مسٹر ڈی ایل۔ موڈی نوجوان تھے ایک مشہور شخص مسٹر ہنری ورلی نے جو اب تک زندہ ہیں انکو کہا بھائی موڈی کہ خدا دنیا کو دکھلا سکتا ہے کہ اسکی کلیسیا کا ایک بے عین کیا کچھ کر سکتا ہے "مسٹر موڈی اگرچہ ایک بڑا عالم و فاضل نہیں تھا بلکہ ایک معمولی لیاقت والا آدمی تھا بول اٹھا کہ مجھے خدا کے فضل سے امید ہے کہ وہ ایسا ایک شخص میں ہوں"۔ اور درحقیقت وہ خدا کے ہاتھ میں ...

انتقال پرملال

ہم نہایت افسوس کیساتھ اس غمناک خبر کو درج اخبار کرتے ہیں کہ بزرگ پادری جے ایس وڈ سائیڈ صاحب امریکہ کے شہر وسٹر او ہیو میں تاریخ ۱۶ ماہ اپریل ۱۹۰۹ء کو ۸۴ سال کی عمر میں اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے صاحب موصوف پرسبیٹیرین مشن کے ایک بڑے پرانے اور بہادر مشنری تھے۔ دہرہ دون میں پرسبیٹیرین مشن کے کام کی بنیاد انہوں نے ڈالی تھی بڑے لایق فایق زندہ دل خادم تھے عرصہ دو ماہ کا گذرا کہ ان کی میم صاحبہ کا انتقال بھی ہو چکا ہے۔ اس ملک میں تمام مسیحی اور نیز غیر مسیحی لوگ جہاں جہاں صاحب موصوف رہتے رہے ان کو کبھی نہ بھولینگے وہ اپنے پیچھے اچھی اچھی یادگار چھوڑ گئے ہیں انکی تجہیز و تکفین کی رسم ڈاکٹر ڈبلیو ایف جانسن صاحب سہارنپور۔ اور پادری ۱۔ اے پی۔ کیلسو صاحب دہرہ دون کے صاحبزادوں نے ادا کی۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند ان کے پس ماندگان کو صبر عنایت فرماوے۔ اور خدا سے یہ بھی دعا ہے کہ وہ ہمارے ملک کو راہ نجات دکھلانے کے لئے ایسے صاحبان کے ہم سے جدا ہونے کے بعد اوروں کو ان کی جگہ مقرر کرے تاکہ اس کی پاک خدمت انجام پاتی رہے۔ اور اسکا جلال ظاہر ہو۔ کیونکہ اکثر بزرگ گذرتے جاتے ہیں اور ان کی جگہیں خالی نظر آتی ہیں۔



کارلٹا کا بیان

دو شریف آدمی گفتگو کر رہے تھے ان میں سے ایک جس کا نام جون ایچ تھا۔ خداوند یسوع کے مذہب کو نہیں مانتا تھا۔ وے دونوں سوداگر تھے اپنے کام سے واپس ہو کر ایک اندھیری رات میں جب بارش ہو رہی تھی شہر کی طرف جا رہے تھے اور مذہبی مضامین پر بات چیت کرتے تھے۔

مسٹر ایچ نے کہا اے دوست ہی اگر میرا ایمان تمہارے جیسا ہوتا تو میں خوش ہوتا۔ لیکن میں منکر پیدا ہوا تھا میں شک کرنے سے باز نہیں آسکتا۔ میں خدا اور آئندہ کی نسبت ایسا خیال نہیں کر سکتا جیسا تم کرتے ہو۔ میں تیس برس تک بے ایمانی میں سخت ہو گیا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ جس طور سے میں نے زندگی بسر کی ویسا ہی مرونگا۔ اس کے مسیحی دوست نے جواب دیا خداوند منکر کے دل کو بدل سکتا ہے تم سے زیادہ وہ تمہارے دل پر اختیار رکھتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے واسطے دعا مانگوں۔

وہ ایک خوش نما کھانے کے کرہ میں کھانا کھانیکو گئے۔ وہ عنقریب کھا ہی چکے تھے کہ کھلے دروازے سے گانے کی آواز سنائی دی۔ مسٹر ایچ نے کہا واقعی کیا خوش نما آواز ہے۔ ان آوازوں میں بڑی پاکیزگی ہے۔ اسی وقت دونوں نے ایک چھوٹی لڑکی کی پرچھائیں دیکھی اور فوراً مہمان خانہ کے خدمت کی آواز یہ کہتے ہوئے سنائی دی کہ یہاں سے نکل جاؤ۔

مسٹر ایچ نے کہا۔ اُسے آنے دو۔ وہ اس کو لیے کھانے کے کمرہ کے ایک کونے میں کھینچ لائے اس کے نازک بدن پر باریک پوشاک تھی اور ایک پرانا پیوند لگا ہوا لبادہ تھا۔ اس کے سر پر ایک پھٹی اوڑھنی تھی۔ اس کے پاؤں میں ایسی جوتی تھی جن میں سے انگوٹھے نظر آتے تھے۔ اس کے گالوں پر سیاہی تھی لیکن سرخی کی جھلک بھی نظر پڑتی تھی۔ اور اس نازک چہرہ سے دونوں کنپٹیوں کے محراب کے نیچے دو آنکھوں میں ایسی نرمی تھی کہ ان کو دیکھتے ہی سنگ دل بھی موم ہو جا سکتے تھے۔ مسٹر ایچ نے خیال کیا کہ وہ بیمار ہے اور پوچھا۔ اے لڑکی تم کیا گاتی ہو۔ اس نے نرمی سے جواب دیا میں تمہیں اطالیہ یا انگریزی گیت گا کر سناتی ہوں۔ مسٹر ایچ اس کی جوتیوں کی طرف نگاہ کر رہے تھے اور کانپتے ہوئے لبوں کیساتھ اس نے کہا اس بے چاری کے پیر ٹھٹھر تک بھیگے ہیں اس وقت لڑکی اپنی اوڑھنی کو پیچھے اور اپنی چھوٹی پتلی انگلیوں کو جوڑ کر گانے لگی۔ اس کی آواز عجیب تھی۔ اور چونکہ راگ اور الفاظ دونوں سادہ اور عام تھے۔ گانے کی دلسوز آواز سن کر کئی شخص وہاں آگئے۔ گیت یہ تھا۔

ایک ملک ہے خوش و پاک دور دور ہے دور
وہاں سنتوں کی پوشاک نور نور ہے نور

اس لڑکی کی آواز اور طور کبھی بھولی نہیں جا سکتی ہے جب اس نے ختم کیا۔ اس کی بڑی گفتار آنکھیں مسٹر ایچ کی طرف پھریں۔ مسٹر ایچ نے پوچھا اے لڑکی تم نے وہ گیت کہاں سے سیکھا؟

لڑکی۔ سبت اسکول میں۔

مسٹر ایچ۔ کیا تم خیال نہیں کرتی ہو کہ ایک خوش ملک ہے۔

لڑکی۔ میں جانتی ہوں کہ ہے اور میں وہاں گانے کو جاتی ہوں۔ یہ اس نے ایسی یقینی طور سے کہا کہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

مسٹر ایچ۔ وہاں گانے کے لئے جاتی ہو؟

لڑکی۔ ہاں صاحب میری ماں نے مجھے ایسا کہا ہے وہ مجھے گا کر سنایا کرتی تھی یہاں تک کہ وہ بیمار ہو گئی۔ باقی آئندہ

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی ایل۔ ٹھاکر داس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

راویان انجیل میں سے متی اور یوحنا اور پطرس اور یعقوب اور یہوداہ وہ ہیں جنہوں نے یسوع ناصری کو دیکھا تھا اور جو کچھ دیکھا تھا وہ قلم بند کیا۔ اور دو ہیں جنہوں نے دیکھنے والوں سے اسی زمانہ میں دریافت کر کے لکھا یعنے مرقس اور لوقا۔ ان سب نے مختلف جگہوں اور مختلف وقتوں میں اپنے بیان اپنی اپنی طرز تحریر میں قلم بند کئے تھے اور پھر بھی سب کے بیان یسوع ناصری کی زندگی کے کام اور . کلام کے بارے میں یکساں ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا ان مورخوں اور دیگر ایماندار ل نے یسوع ناصری کو پیدا کیا تھا۔ جو حقیقت میں کوئی شخص نہیں تھا اور یا کہ یسوع نے اپنے اوپر لوگوں کا ایمان پیدا کیا۔ اور دین جاری کیا اگر یسوع نے مذہب کو پیدا کیا تو اسنے ایسا کن خوبیوں کے زور سے یہ کام پورا کیا اور اگر مذہب نے اس کو پیدا کیا تو کس طریق سے کیا اور وہ کیا سبب تھے جنہوں نے ایسا قابل توجہ نتیجہ

دکھلایا۔ اور جائے غور ہے کہ اگر یسوع ناصری کوئی شخص فی الواقعی نہیں ہوا تھا۔ تو کیا اُس کا مذہب بغیر ایسے بانی کے بن سکتا تھا کیا محض خیال یا وسوسہ اُس کا بانی مانا جا سکتا ہے چاہئے کہ اس امر میں ہر ایک آدمی سوچ سمجھ کر بات کرے۔ اگر قدیم زمانہ میں ہندوؤں نے بُدھ کو اور آریوں نے اندر اور اگنی وغیرہ کو اور رومیوں اور یونانیوں نے اپالو اور جوپیٹر وغیرہ کو جہالت کے ایام میں دیوتے بنا دیا اور وہمی شعوری کی صفات ان کو منسوب کیں۔ اور ان کے پجاری بن گئے تو یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ سارے واقعات کا یہی حال ہے اور خصوصاً یسوع ناصری کا جیسا [illegible] صاحب نے گمان کیا ہے صفحہ ۵۷۔ ایسی منطق بالکل لچر اور صرف ایک ہوائی اُڑانا ہے۔ ہم نے دنیا کے ہر ایک تواریخی واقعہ کو اس کی اپنی حیثیت سے جانچنا ہے لہٰذا ہم مقدس راویوں کے بیان پر غور کریں اور دیکھیں کہ ان میں یسوع ناصری جو برحق اور زندہ نظر آتا ہے کہاں تک اعتبار اور یقین کے لائق ہے۔ وہو ہذا

ثبات اس بات کے کہ نیا عہدنامہ معتبر تواریخ ہے

الف۔ اندرونی ثبوت۔

راویان انجیل کی بابت ان کے اپنے بیانوں سے حسب ذیل باتیں ظاہر ہیں۔ اول یہ کہ انہوں نے چشم دید واقعات لکھے ہیں اور یہ دلیل اس بات کی ہے کہ وہ لوگ وہ احوال صحت کے ساتھ لکھنے کے قابل تھے کیونکہ وہ ان واقعات میں موجود تھے۔ دوسرے یہ کہ وہ راوی بھی یہودی آدمی تھے اور اپنے قومی خیالوں اور دستوروں کے پابند تھے لہٰذا انہوں نے یوں ہی یسوع کو مسیح نہیں مان لیا تھا یعنے زود اعتقاد آدمی نہ تھے بلکہ ثبوت دیکھکر مانا تھا اور اوروں کو بھی ثبوت دے کر منوایا تھا۔ تیسرے۔ اُن کے بیان نہایت سادگی کے ساتھ لکھے ہیں افسانہ سازی کے رنگ نہیں چڑھائے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو لبھاویں اور نہ دھوکھا دینے کی غرض نظر آتی ہے ورنہ دنیا کی مخالفت کا شکار نہ بنتے اور ایسا دھوکھا دینے سے فوراً باز آ جاتے ہیں۔ یہ کل کیفیت ذیل کے دلائل سے صحیح ہے۔

(۱) یوحنا رسول لکھتا ہے یعنے اپنی بابت کہ "یہی شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے ان کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے" (یوحنا ۲۱: ۲۴)۔ اور پھر یہ جتاتا ہے کہ یہ باتیں دل بہلانے کے لئے قصے کہانیوں کے طور پر نہیں لکھے گئے اور نہ عام تواریخ کے طور پر لکھے گئے ہیں جس کو جانتے اور نہ جانتے سے چنداں نفع نقصان نہیں ہوتا۔ بلکہ اس لئے یہ "معجزے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لاکے اس کے نام سے زندگی پاؤ" (۲۰: ۳۱)۔ اور پھر آگاہ کرتا ہے کہ یہ باتیں ہم نے [illegible] یا دل سے گھڑ کے نہیں لکھیں ہیں بلکہ "اُس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا اور جسے ہم نے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چھوا جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے تمہیں بھی اُس کی خبر دیتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے ساتھ ملو اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہو" (۱ یوحنا ۱: ۱-۳)۔ لوقا راوی لکھتا ہے کہ "میں نے ان سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کرکے لکھا ہے" یعنے وہ باتیں جو ہمارے درمیان واقع ہوئی ہیں "تاکہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ہے ان کی پختگی تجھے معلوم ہو جائے" (لوقا ۱: ۴)۔ لوقا کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل لکھے جانے سے پہلے رسولوں کے ذریعہ سے یسوع کی بابت وہی باتیں مانی جاتی تھیں جو انجیل میں بیان ہوئی ہیں اور یہ انجیل سنہ ۶۳ء میں روم شہر میں لکھی گئی تھی۔ جبکہ وہ شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے اور یہ باتیں ہم کو پہنچا گئیں تھیں۔ وہ تھوڑا موجود تھے۔ متی بارہ رسولوں میں سے تھا جو یسوع کے کام اور کلام کو دیکھتے اور سنتے رہے تھے یہ انجیل پلسطائن میں سنہ ۶۰ء میں لکھی گئی تھی۔ مرقس جو پطرس اور پولوس رسول کا بشارت کے دوروں میں ساتھی رہا تھا اس کی انجیل بموجب شہادت قدما پطرس رسول کی منادی کا مجموعہ ہے جو مرقس نے شہر روم میں سنہ ۶۷ء کے قریب لکھی تھی پطرس اور پولوس کے خطوط بھی اُس یسوع ناصری کی تائید ہے جس کی زندگی کے واقعات اناجیل اربع میں مندرج ہیں اور وہ صفائی اور دلیری سے کہتے ہیں کہ یسوع کی بابت ہم نے قصے کہانیاں نہیں سنائے ہیں لیکن واقعی باتیں چنانچہ پطرس رسول کہتا ہے کہ "جب ہم نے تمہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا۔ تو دغابازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی۔ بلکہ خود اُس کی عظمت کو دیکھا تھا" وغیرہ (۲ پطرس ۱: ۱۶-۱۸۔ اور مقابلہ کرو ۱ پطرس ۵: ۱)۔ پولوس رسول کہتا ہے "اے بھائیو میں تمہیں جتائے دیتا ہوں۔ کہ جو انجیل میں نے سنائی وہ انسان کی سی نہیں کیونکہ وہ مجھے انسان کی طرف سے نہیں پہونچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مجھے اس کا مکاشفہ ہوا" وغیرہ (گلتیوں ۱: ۱۱-۱۲)، اور مقابلہ کرو (۱ قرنتھیوں ۲: ۱-۵ اور ۲ قرنتھیوں ۱: ۱۳) رسولوں کے اعمال کی کتاب جو لوقا نے لکھی ہے اس کے تواریخی بیانات ثابت کرتے ہیں کہ وہی دین جو یسوع ناصری کے وجود میں سے نکلا تھا۔ خصوصاً اس کا مصلوب ہونا اور پھر زندہ ہونا (اعمال ۲: ۲۲-۳۲) رسولوں کی باثبوت گواہی سے یروشلم سے شروع ہو کر ساری رومی سلطنت میں قائم ہو گیا تھا۔ بلکہ اس کی حدود سے باہر بھی۔ یہ تواریخ یسوع مسیح کے عروج کے بعد ہی سے شروع ہو کر پولوس کے روم

شہر میں قید ہونے تک جاتی ہے جو سنہ ۶۶ء میں ہوئی یعنے قریباً ۱۴۰ برس کی تواریخ ہے

ویدک ستیگی

گذشتہ اشاعت سے آگے

۱۹- پہناوا

۲:۴-۳۹ میں آ ے دُونوں اشون ...... دوکھرگلا (Khrigala) کی طرح ہمیں ضعفی سے بچاؤ۔ سائنا چاریہ نے کھرگلا کے معنے منوتران یعنے اگرکھا کیا۔

جنگی سامان کے بیان میں شپر (گوپی) کا ذکر ہوچکا ہے ابھی (زیور) سرک (مالا) رکم (طلائی بکتر) کمدی (کرتے) وغیرہ کا بیان بھی کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن دنوں کے مرد بھی کئی طرح سونے چاندی کے زیورات پہنتے تھے رگوید میں کئی جگہ پر لفظ نشکہ آیا ہے جس کے معنے سونے کا سکہ لیکن ۵:۲-۱۹ میں گلے میں نشکہ پہننے کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ان دنوں میں بہت لوگ کنٹھ الگوا کر سکوں کو گلے میں پہن لیتے ہیں ویدک زمانے میں بھی اسی طرح سکوں کو پہنتے تھے۔

۹:۶۴:۲ میں جس طرح باپ کے دیئے ہوئے زیورات سے آراستہ ہوکر نئی بہو اپنے شوہر کے پاس جاتی ہے اسی طرح سوم دایو کی طرف جارہے ہیں۔"

۱۰-۱۴-۲۹ میں جس طرح داماد کو بیٹی دیتے وقت اُسے لباس اور زیورات سے آراستہ کرکے سونپتے ہیں۔ اسی طرح میں نے اس ستوتر کو آراستہ کیا۔"

ان رچوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ (۱) شادی کے موقعہ پر لڑکی کو لباس اور زیورات سے آراستہ کرکے گھر سے وداع کرتے تھے۔

ایڈیٹر انوار الاسلام کے چند سوالوں کے جوابات

بقیہ

دوسرے خیال دیگر ایک کی پیشانی پر مسٹر آف ٹری نٹی یا سر تثلیث مذہب عیسائی لکھا ہے جس کا جواب دے چکے ہیں اور دوسری سرخی "اقانیم ثلاثہ یا تثلیث" لکھا ہے۔ اس میں بھی دس سوالات ہیں پر سب اسی طرح کے ہیں کہ جنکا جواب ہم دے چکے ہیں۔ پر تاہم ایک ایک کرکے ان کا جواب بھی ذیل میں ہے

۱۱- قولہ۔ مسیح علیہ السلام کا ختنہ کیا گیا تھا۔ تو فرمایئے کہ خدا اور روح القدس کا بھی ختنہ ہوگیا تھا یا نہیں۔ ختنہ کے وقت بطور عادت صبیان حضرت مسیح ضرور چلائے ہوں گے تو کون رویا تھا۔ جسم یا روح سوچ کر جواب دینا۔

اقول۔ کلام مجسّم جو بنی انسان کی جگہ شریعت کے پورا کرنے کے لئے ضامن بنا تھا یعنے یسوع مسیح کا ختنہ ہوا۔ لاوجود ذات کا ختنہ کس طرح لازم ہے یہ صرف ایک محبث ہے جس میں ذرا بھی سچائی نہیں جو باتیں انسانی جسم کے متعلق ہونی ممکن ہیں وہ اگر ہوں تو کیا قباحت لازم آئی ہے؟"

۱۲- قولہ۔ جب حضرت مسیح کو بقول تمہارے سولی دی گئی تھی تو اس وقت روح القدس اور باپ کہاں تھے۔ اور یہودی جن لوگوں نے تثلیث کو صلیب دی اُن کی روحیں کہاں سے پیدا ہوئیں۔ کس روح نے کس کو مارا۔

اقول۔ کہاں لکھا ہے کہ تثلیث کو صلیب دی گئی یا کون عیسائی آپ سے ایسا کہتا ہے۔ یہ بالکل لغو بیان ہے۔ جس کا خیال تک عیسائیوں میں نہیں ہے۔ عقیدہ صرف یہ ہے کہ کلام مجسّم ہوا اور وہ مصلوب ہوا نہ کہ تثلیث "کہاں تھے" کا اعتراض الٰہی ذات میں کرنا بمنزل کفر ہے کیونکہ ذات الٰہی ہمہ جا حاضر وناظر ہے

۱۳- قولہ۔ جب اقانیم ثلاثہ تین روز دوزخ میں رہا یا یوں کہو حضرت مسیح بقول تمہارے دوزخ میں گئے۔ اور ملعون بنے تو اس وقت روح القدس اور باپ بھی ساتھ تھے یا نہیں۔ عیسائیو شرم کرو کیوں خدا تعالےٰ سے مخول کرتے ہو۔

اقول۔ یہ بھی معترض کی غلط فہمی ہے۔ تثلیث نہ مصلوب ہوئی اور نہ دوزخ میں گئی۔ کلمہ مجسّم ہوا اور اس نے گنہگاروں کے لئے چونکہ ان کا عوضی بنا تھا۔ گناہ کی سزا برداشت کی اور کفارہ دیا۔ باپ اور روح القدس کفارہ نہیں ہوئے۔ صرف بیٹا کفارہ ہوا جبکہ معاملہ صاف ہے کیوں غلط بیانی کو بیچ میں لاتے ہو۔ اور تمسخر کرتے ہو۔ درحقیقت ایسی باتیں تحریر کرکے آپ خود خدا سے مخول کرتے ہو جس سے ہم کو کچھ نقصان نہیں ہاں پر آپ کا نقصان ضرور ہے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ خدا ٹھٹھوں میں اُڑایا نہیں جاتا۔

۱۴- قولہ۔ حضرت مسیح علیہ السلام میں جسم کہاں سے آیا۔ اور کس نے دیا۔ بھلا جب حضرت مسیح کے وجود میں عبودیت تھی۔ اور ساتھ ہی الوہیت اور باپ بیٹا روح القدس سب برابر ہیں۔ تو وہی عبودیت باپ اور روح القدس میں کس واسطے شامل نہیں۔

اقول۔ معترض کی اس میں بھی صریح غلط فہمی ہے۔ صاف بیان انجیل مقدس میں پایا جاتا ہے کہ کلام مجسّم ہوا خدا کی ذات محتاج بالغیر ہے۔ اُس کے بنانے کی ضرورت نہیں وہ تو ازلی ہے۔ اور قادر ہے قدرت سے کلمہ مجسّم ہوا۔ اس قدرت کاملہ سے جو اس میں ازلی تھی۔ مجسّم ہونیکا کام صرف بیٹے یسوع مسیح

نے کیا جو کلمہ تھا اور اُس نے عبودیت کو اختیار کر لیا ایک خاص کام کی خاطر۔ پر حقیقتاً وہ صفاتِ آلہی میں برابر اور یکساں ہے باقی دو اقنوم میں جن حالانکہ وہ مجسّم ہی نہیں ہوئے عبودیت کا کیا ذکر۔

۱۵ قولہ۔ خداوند کریم محدود یا غیر محدود۔ کیا غیر محدود کی طاقت محدود ہو سکتی ہے۔ عیسائی فلاسفر سائنس سے جواب دینا۔

اقوال۔ خدا غیر محدود ہے۔ غیر محدود کی طاقت بھی غیر محدود ہے۔ معترض نے خدا کی طاقت کو کس طرح سے محدود سمجھا۔ کلام کے مجسّم ہونے میں خدا کی طاقت محدود نہیں ہوتی۔ بلکہ جہان کے بچانے میں وہ قادر ہے۔

۱۶ قولہ۔ جب مسیح علیہ السّلام کو اس کا جعلی باپ یوسف گدھے پر سوار کر کے مصر کو لیگیا تو خدا بیٹا اور روح القدس تینوں گدھے پر سوار تھے یا ایک۔ گدھے کی روح کس کی تھی باپ کی بیٹے کی یا روح القدس کی

اقول۔ معترض اس میں بھی غلطی کھاتا ہے جب کہ وہ جانتا ہے کہ عیسائی عقیدہ ہے کہ کلام مجسّم ہوا اور کہیں نہیں لکھا کہ روح القدس مجسّم ہوا۔ یا پہلا اقنوم مجسّم ہوا تو پھر ایسا سوال اٹھانا سوا ہنسی اور ٹھٹھے کے کچھ معنے نہیں رکھتا۔ آلہی ذات اور انسانی خلقت کو نہ سمجھ کر معترض فضول اعتراض کرتا ہے۔ اگر ذرا سی بھی عقل کو کام میں لاتا تو ایسے بیہودہ سوالات کبھی نہ اُٹھاتا۔ معترض اسلام کا پیرو ہو کر تناسخ کا تو قایل نہیں ہو سکتا کہ وہ حیوان میں انسان کی روح کا جانا مانتا ہے ہم کو ایسی عقل پر افسوس آتا ہے کہ کیسی کیسی جہتیں مخالفت سے بھر کر گھڑی جاتی ہیں جنکا کچھ سر پیر نہیں۔

۱۷ قولہ۔ اقانیم ثلاثہ کا باپ یوسف اور ان تینوں کی والدہ مریم ثابت ہوتی ہے زیادہ تہذیب گوارہ نہیں کرتی کہ تہذیب سے باہر کلمات لکھوں۔ خود سمجھ گئے ہونگے

اقول۔ آفرین ہے آپ کی سمجھ پر۔ آپ نے توریت پڑھی۔ زبور پڑھا۔ اور انجیل پڑھی اور آخر قرآن پڑھا کس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو یہ راز معلوم ہوا؟ بائبل کے مطالعہ سے تو شاید اس کو منسوخ اور ترمیم سمجھ کر دست بردار ہو بیٹھے ہونگے پر ایسی تعلیم تو قرآن میں بھی موجود نہیں جہاں سے آپ کو ایسا ثبوت کامل ملا ہو۔ تہذیب کا نام اگر یہ مضمون تہذیب کا نمونہ مانا جاوے کچھ اور رکھنا پڑے گا۔

۱۸ قولہ۔ اگر خدا اوتار بن کر مسیح بنا اور جامہ انسانی پہنا تو کیا سبب ہے کہ مہاتمہ بدھ گیوتم شہزادہ کو اوتار نہ مانا جاوے۔ اور کیوں رام چندرجی مہاراج کرشن مہادیو لچھمی۔ کالی دیوی پاربتی کو اوتار نہ مانا جاوے پھر کونسی دلیل ہے کہ ہندوؤں کے تیس کروڑ دیوتا اور دیوی کو اوتار نہ مانا جاوے۔

اقول۔ اس کا جواب مختصر صرف یہ ہے کہ اگر سچے اوتار کے صفات کسی میں پائے جاتے ہیں تو وہ اوتار ہے اگر جن کو معترض نے گنایا ہے وہ ان صفات سے ان کو ثابت کر سکے تو ان کے اوتار ماننے میں کوئی دریغ نہیں پر اگر یہ صفات خداوند یسوع مسیح میں ہی پائی جاتی ہیں اور ان میں نہیں تو وہی صرف اکیلا اوتار ہے اور وہ صفات۔ آلہی صفات ہیں۔ پس اس کا ثبوت آپ کے ذمے ہے اور یسوع مسیح کا ثبوت ہمارے ذمے

۱۹ قولہ۔ آریوں کا عقیدہ ہے کہ مادہ روح اور خدا ازلی ابدی غیر فانی ہیں۔ مگر خدا ان سے بڑا ہے ان عیسائیوں کی طرح تثلیث پرستوں کے عقاید کسی طرح عیسائیوں سے کم نہیں تو پھر ان کو منکر ذات آلہی کیوں جانتے ہیں۔ جیسے تم ویسے وہ۔ اے مخاطب خوب غور سے سن اور ہمارے دلایل کی داد دے اپنی فلاسفی اور سائنس کو ظاہر کرو۔

اقول۔ معترض بلا سمجھے وہ اعتراض کرتا ہے جس کو وہ خود نہیں سمجھتا۔ جیسا معترض کا ایمان از روئے قرآن ہے کہ خدا ازلی ہے اور تمام صفات میں ازلی ہے ویسا ہی ہمارا ایمان ہے اسبات میں نہ مسیحی نہ اسلام والے آریوں کے برابر ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ تو خدا کے ساتھ مادہ اور روح کو ازلی مانتے ہیں۔ جن چیزوں کو ہم لوگ ازلی نہیں مانتے بہ ذاتِ آلہی کے ازلی ماننے میں عیسائی لوگ کیونکر آریوں کے مساوی ہو گئے؟

۲۰ قولہ۔ ایک عقل کے پورے انصاف کے دشمن تثلیث کے حامی پادری صاحب مثال کے طور تثلیث اس طرح ثابت کرتے ہیں کہ نباتات میں ایک بیل نامے ارسی یا پنجابی اٹ سٹ کے تین پتے ہوتے ہیں الخ۔

اقول۔ مندرجہ بالا باتیں تحریر کر کے پورے دو صفحے پر معترض نے بالکل بے معنے اور فضول باتیں لکھی ہیں جن کو ہم نظر انداز کرتے ہیں کیونکہ بے فائدہ باتوں کا بیہودہ جواب دینا بھی تہذیب سے دور ہے تثلیث کے تین عدد کی خوب ہنسی اڑائی ہے اور مختلف اعداد سے مختلف نام اور حروف نکال کر سیاہی اور کاغذ کو خراب کیا افسوس کہ تعصب نے کہاں تک مخالفت کی روح پھونک رکھی ہے جو حق اور باطل کو ذرا بھی خیال میں نہ لا کر بیہودہ پن تک انسان کو گرا دیتی ہے۔

آخر ہم معترض کو صلاح دیتے ہیں کہ اگر وہ کوئی سوال آئندہ کو کرے تو اس کو لازم ہے کہ کتاب کے حوالے سے کرے زبانی اور اٹکل سے جو سوالات کئے جاتے ہیں وہ بالکل عقلی ڈھکوسلے اور سچائی سے خالی ہوتے ہیں۔ الراقم جے۔ ایس۔

آئندہ سے بجائے سنہ ہجری کے سنہ عیسوی جملہ دفاتر ملکی جات میں لکھا جایا کریگا اور بجائے بھوپال سیر کے انگریزی سیر جاری ہوگا اور بجائے بھوپال گز کے انگریزی گز ہوگا۔

ایک بڑی غلطی کی اصلاح

گذشتہ اشاعت سے آگے

عجیب دلائل۔ راقم مضمون متی ۱۲: ۳۹۔۴۰ و لوقا ۱۱: ۲۹۔۳۰ کے مضمون پر ایک عجیب دلیل لاتا ہے واضح ہو کہ ان آیات میں خداوند مسیح اپنے مخالفوں۔ اور نشان ڈھونڈھنے والوں کو اپنی موت کے بارے میں جتلاتا ہے اور مشابہت میں یونس نبی کو پیش کرتا ہے چنانچہ کہتا ہے کہ اس زمانے کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈھتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہیں دکھایا نہ جائیگا۔ کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا۔ دلیل اس میں یہ ہے کہ جس طرح یونس مچھلی کے پیٹ میں مرے نہیں تھے۔ بلکہ صرف مردہ سی حالت ان کی ہو گئی تھی۔ اس لئے حضرت عیسیٰ کی پیشینگوئی کا منشا یہ تھا کہ وہ اگرچہ کالمیت ہو جائینگے مگر یونس کی طرح زندہ ہی رہیں گے اور مریں گے نہیں تو مطلب یہ کہ مریں گے کشمیر میں جا کر واہ صاحب واہ خوب دلیل ہے۔ دلیل لاتے ہوئے حافظے نے بھی غلطی کھائی۔ سچ تو یوں ہے کہ راقم مضمون نے اپنی تحریر پر غور نہیں کیا۔

ناظرین ابھی راقم مضمون کہہ آیا ہے کہ مسیح زندہ صلیب پر سے غشی کی حالت میں اتارے گئے۔ اور وہاں سے صحت حاصل کر کے کسی مقام کا نام نہیں افغانستان اور کشمیر کی طرف چلے آئے مگر یونس کی مثال تو انہیں قبر میں لے جاتی ہے۔ اور اسی بات سے تو راقم مضمون گزرتا ہے۔ مگر سچ ایک ایسی زبردست جرت ہے کہ چھپے بغیر نہیں رہتی آخر راقم مضمون یونس نبی کی مشابہت کی مثال میں پھنس گئے اور مسیح کا تین رات دن قبر میں رہنا اس دلیل سے ثابت ہو گیا۔ راقم مضمون کو چاہئے کہ اب غشی کے خیال کو متروک کر دے اور مسیح کے مصلوب ہو کر تین رات دن قبر میں رہنے اور پھر جی اٹھنے کو تسلیم کرے۔

دوسری بات جو اس مثال سے نکلتی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح کے مخالف عموماً آسمانی نشان مسیح سے طلب کرتے تھے جو فوق العادت انسانی ہوں۔ اور جس سے مسیح کی الوہیت جیسا کہ دعویٰ تھا ثابت ہو۔ پس خداوند مسیح نے انہیں ایک بڑے زبردست نشان کو دکھلایا یعنی ان پر یہ ظاہر کر دیا کہ میں مر کر قبر سے جی اٹھونگا۔ اور یہ آسمانی نشان ہے ایک جگہ اور مسیح نے کہا کہ تم اس ہیکل کو ڈھا دو اور میں اسے تین دن میں بنا کھڑا کرونگا۔ یہاں بھی مسیح کا اپنے مر کر جی اٹھنے کی طرف اشارہ تھا۔ پس یونس کی مثال اس بات کو تصدیق کرتی ہو کہ مسیح موا اور جی اٹھا۔

اس مثال کی دلیل پر غور کرنے سے راقم مضمون کی ایک عجیب چالاکی نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ راقم مضمون نے اپنا مطلب سیدھا کرنے کے لئے یونس کی مثال پیش کی تھی جس کا نتیجہ الٹا نکلا اور اس کی کوئی امید نہ بر آئی۔ کیونکہ اس نے اس مثال کے ایک ہی پہلو پر نظر ڈالی اور دوسرے پہلو پر دیدہ و دانستہ چشم پوشی کی۔ اگر اس پیشینگوئی کیساتھ جو یونس کے بیان میں پائی جاتی ہے مسیح کے آسمان پر صعود فرمانے کا ذکر ہوتا تو راقم مضمون کے لئے نتیجہ برآمد ہو جاتا جو مسیحی دین کے اصلی عقیدے کے مطابق ہے۔ تو بھی راقم مضمون کی قلم سے اتنی تو بات نکل آئی کہ جس طرح یونس نبی تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا اسی طرح مسیح تین رات دن زمین کے اندر رہا ہ

اب آ جائیں گے خود ہی راہ پر آہستہ آہستہ۔

آگے چل کر راقم مضمون نے ایک اور دلیل دی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح نے کہا کہ میں بنی اسرائیل کی گم شدہ اقوام کی طرف بھیجا گیا ہوں متی ۱۵: ۲۴ اور میں اس لئے آیا ہوں کہ تا ان کو جو کھوئے جا چکے ہیں تلاش کروں لوقا ۱۹: ۱۰۔ اب ان آیات کے حاشیے کی طرف غور کرو جو مضمون نگار کی قلم سے نکلا ہے "اب یہ ..... یقینی امر ہے کہ ملک شام میں جو یہودی تھے۔ وہ صرف بنی اسرائیل کی دو قومیں تھیں اور دس قومیں بہت عرصہ پہلے مشرق میں آباد ہو چکی تھیں پس گم شدہ بھیڑوں کا لفظ جن کو تلاش کرنا ضروری تھا ان پر بہ نسبت شامی اسرائیلیوں کے زیادہ صادق آتا ہے اور صلیب کے واقعہ کے بعد انہی کی طرف حضرت عیسیٰ چلے گئے۔

اس دلیل میں بھی راقم مضمون نے عقلی اور قیاسی خیالات کے ڈھکوسلے ہانکے ہیں ہم کہتے ہیں کہ خداوند مسیح ان دو فرقوں کی طرف نہیں گئے بلکہ مشرقی اسرائیلی فرقوں میں سے اس کا کیا ثبوت ہے کہ مسیح ضرور ان دس فرقوں کو چھوڑ کر ان ہی دو فرقوں کی طرف رجوع ہوئے۔ کیا ان دس فرقوں میں کھوئی ہوئی بھیڑیں نہ تھیں جن کو مسیح نے تلاش کرنا تھا اگر فرضاً ہم اسبات کو مان بھی لیں کہ مسیح ان دو فرقوں کی طرف گئے تو اس سے کون سا ثبوت مسیح کا اس طرف رہ جانیکا نکلتا ہے یہ دلیل تو سراپا محتاج ثبوت ہے ہاں اس دلیل میں ایک بات تو ضرور راقم مضمون نے سوچی ہے اور سوچی بھی دور کی کسی نہ کسی طرح مسیح کو ملک شام کی طرف لانا مقصود تھا۔ تاکہ کشمیری فسانہ سچ ہو جاوے۔

پھر راقم مضمون نے پیلاطوس کی بیوی کے خواب کو بھی مسیح کے بچ جانے کے اشارے کی طرف منسوب کیا ہے۔ چنانچہ تحریر ہے کہ "پیلاطوس کی بیوی کی خواب (متی ۲۷: ۱۹) بھی حضرت مسیح کے بچ جانے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کیونکہ اگر منشا الٰہی آپ کو بچانے کا نہ ہوتا تو فرشتہ کیوں پیلاطوس کی بیوی کو خواب میں ڈراتا کہ اسے مسیح کے بچانے

کی کوشش کرنی چاہیے"۔

انجیل شریف کی اس آیت سے بھی مسیح کے صلیب سے بچ جانے کا کوئی ثبوت نہیں اور نہ ہی اس آیت میں کسی فرشتے کے اس طرح کہنے کا ذکر ہے کہ اے (عورت) اس کے بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ محض راقم مضمون کی اپنی مطلبی تفسیر ہے پیلاطوس کی بیوی کی خواب میں تصدیع پایا کیا اس امر کی دلیل ہے کہ مسیح بچایا جاوے اگر یہی ہے تو کس جگہ لکھا ہے کہ مسیح ان کی کوشش سے بچایا گیا۔ بلکہ اس آیت سے آگے بڑھکر متی ۲۷: ۲۰-۲۲ سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ خداوند مسیح لوگوں کے حوالے کیا گیا چنانچہ آیت ۲۶ آخری فقرہ "اور یسوع کو کوڑے لگا کر حوالہ کیا تاکہ صلیب دیا جائے"۔ راقم مضمون نے اپنے مطلب نکالنے کو ایک آیت پکڑ لی اور اُس کی اگلی آیتوں کو رد کر دیا۔ کیونکہ مطلب کی نہ تھیں۔ اگر اگلی آیتوں پر غور فرمایا ہوتا تو یہ کچی دلیل پیش کرنے کی راقم مضمون کو ہرگز جرات نہ ہوتی۔

پھر آگے چل کر راقم مضمون ایک اور دلیل لاتا ہے جس کو وہ زبردست شہادت سمجھتا ہے حالانکہ وہی دلیل مسیح کے مصلوب ہونے کی ایک بڑی زبردست شہادت ہے۔ اور وہ یہ ہے "بڑی زبردست شہادت حضرت مسیح کی وہ دعا ہے جو آپ نے واقعہ صلیب سے پہلی رات مانگی کیونکہ ایک پرہیزگار اور نیک آدمی کی دعا جو ایسے اضطرار اور مصیبت کی حالت میں کی جاوے کبھی رد نہیں ہو سکتی پس خدا تعالیٰ نے ضرور ان کو وعدہ دیا ہوگا کہ میں تمہیں بچاؤنگا اور معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ نے ایلی ایلی لما سبقتنی پکارا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا وہ وعدہ ہی پیش کر رہے تھے عبرانیوں پانچ باب ساتویں آیت نے اس دعا کے قبول ہو جانے اور مسیح کے بچایا جانیکو ایسا قطعی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ اس میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی۔ باقی آئندہ

کلکتہ میں ہندوستان کے مختلف مذاہب کا جلسہ

مذہب اسلام

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور ان کے عقیدے کے موافق جیسے مغربی ایشیا میں ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد صاحب وغیرہ خدا کے پیغمبر ہوگذرے ہیں ویسے ہی ہندوستان میں بھی رام اور کرشن آدمی اللہ کے خادم گذرے ہیں۔ اور خدا کا الہام کسی زمانے اور قوم پر محدود نہیں ہے اس کے علاوہ مرزا صاحب موصوف کی ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور صلاح قائم کرنے اور مسلمانوں کے درمیان گاؤکشی کو رد کرنے وغیرہ کی نیک کوششوں کا بھی ذکر کیا گیا۔ کہ جس پر حاضرین نے دلی خوشی کے اظہار میں کئی بار تالیاں بجائیں اور ہمارے خیال میں اگر یہ مضمون حضرت عیسیٰ مسیح کی سری نگر میں قبر اور مرزا صاحب کے الہامات وغیرہ کے جھگڑوں سے پاک رکھا جاتا اور پہلے حصے پر ہی ختم کیا جاتا تو اس کا اثر بلاشبہ بہت اچھا رہتا مگر تاہم اس مضمون سے وہاں کے کتنے ہی مسلمانوں میں خاص ہلچل معلوم ہوتی تھی اور کتنے لوگ پنجاب کے اس نئے اسلامی فرقے کے حالات جاننے کے خواہشمند پائے جاتے تھے۔ اس کے بعد اسلام کے متعلق ایک مضمون بنگالی میں پڑھا گیا کہ جس کے نفس مضمون کی بابت تو رائے دینا مشکل ہے۔ مگر جس طرح پر دین کے بجائے دہرم اللہ کی بجائے پرمیشور وغیرہ ہندی الفاظ کا استعمال ایک ہندو دل کو موہبت کرتا تھا۔ اس سے یہ خیال دل میں پیدا ہوتا تھا کہ اگر ہندوستان کے مسلمان اور عیسائی لوگ بجائے عربی اور یونانی زبانوں کے الفاظ اپنے ناموں اور زبان وغیرہ میں استعمال کرنے کے اپنی جنم بھومی کی بھاشہ کے الفاظ استعمال کیا کریں تو یک یہ امر بھی ہندوستان کی مختلف جماعتوں کو بہت نزدیک کرنیکا موجب ہو جائے۔ مثلاً غلام دین کے بجائے دہرم داس، نور الٰہی کے بجائے ایشور چند وغیرہ نام رکھنے میں محبان وطن مسلمانوں کو کیوں اعتراض ہونا چاہیے۔

اسلام کے بعد کل کا باقی رہ گیا ہوا براہمو دہرم کے متعلق بابو ستیندر ناتھ ٹاگور صاحب نے اپنا مضمون پڑھا۔ یہ مضمون بنگالی میں تھا اور پڑھے جانے سے پہلے ہی آدی براہمو سماج کے ایک بنگالی اخبار میں چھپ چکا تھا اور بہت لمبا ہونے کے علاوہ بہت دھیمی آواز میں پڑھا جا رہا تھا اور اُس کے مضمون کا بہت سا حصہ ویدک فلاسفی کے متعلق تھا اسلئے حاضرین اُسے سنتے سنتے اُکتا گئے۔ اور بابو شاردا چرن متر صاحب کو کئی بار اس کے لائق اور معزز راقم اور پڑھنے والے کو بس کر دینے کے لئے اشارہ کرنا پڑا۔ اور جب انہوں نے آخر کار مضمون کا پڑھنا بند کر دیا تو حاضرین نے فرصت حاصل کی۔ لیکن اس پرچے نے صبح سے تھکے ہوئے حاضرین کو اور بھی تھکا دیا۔ اس لئے جب اس کے بعد

سکھ دہرم

کے متعلق مضمون پڑھنے کی باری آئی۔ تو حاضرین متوجہ ہونے کی حالت میں نہ تھے اور اس پر ستم یہ ہوا کہ جو مضمون بھائی نہال سنگھ صاحب مہنت بڑا سنگت بڑا بازار کلکتہ نے پڑھا وہ مضمون بھی

اردو وہندی زبان میں تھا۔ اس لئے اگرچہ انہوں نے بلند آواز میں ست سری اکال کا نعرہ مار کر مضمون پڑھنا شروع کیا مگر تھکے ہوئے حاضرین کسی طرح متوجہ ہونے کے لئے شادونہ معلوم ہوتے تھے اور شاید اسی لئے یا کسی اور وجہ سے سکھ دھرم کے متعلق دوسرے مضمون کو جو امرتسر سے بھائی جودھ سنگھ صاحب نے بھیجا تھا اس وقت پڑھنے سے ایک اور سکھ صاحب نے کہ جنہوں نے یہ کام اپنے ذمے لیا ہوا تھا گریز کیا۔ باقی آئندہ

"زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں"

انسان اپنے تئیں یوں تو اشرف المخلوقات سمجھے ہوئے ہے لیکن اس کی ہستی کی کچھ بساط نہیں بعض بچارے ادھر دنیا میں آئے اور ادھر چل بسے بعض نے چند روز ہوا سرد وحاتی کی کھائی اور پھر عالم بالا کی طرف پرواز کر گئے بہت سے لوگ جوانی میں اور بعضے پیدا ہوتے ہی اس جہان فانی سے کوچ کر گئے اور بعضے از دم پیدائش تا دم مرگ برابر بیماریوں میں مبتلا و درد و رنج میں گرفتار۔ نالہ و فریاد کے قیدی رہتے ہیں اور اسی طرح پران بدحالیوں کے ذریعوں سے مجھلے کا راستہ لیتے ہیں۔ بعضے ایسے ہیں کہ پیدا ہوئے اور آرام و آسائش میں پڑ گئے۔ کئی عمر بھر تہیدستی سے نالاں رہے اور آخر کار اس رباط کہنہ سے بستر اٹھا بیہ باندھ کر سفر پر روانہ ہو گئے۔

دنیا میں کوئی کتنا ہی پڑھے دولت وثروت حکومت وجاہ وحشمت حاصل کرے لیکن آخر کو اس نے مرنا ہے۔ قارون جیسے امیر فرعون جیسے مغرور سکندر جیسے ملک گیر جمشید جیسے دبدبے والے فریدوں جیسے اقبال وحسن والے۔ نوشیرواں کی مانند انصاف میں ضحاک جیسے ظالم۔ حاتم جیسے سخی یوسف جیسے خوبرو حبشی سے بدصورت۔ اقلیدس جیسے لائق۔ رستم سے شہ زور۔ فیروز شاہ تغلق سے قانع۔ بابر جیسے ثابت قدم۔ اکبر کی مانند صلح کل۔ محمد شاہ کی مانند عیاش غرضیکہ ہر فرد وبشر اس ظالم دشمن موت کے پنجے میں پھنسکر ایک نہ ایک دن قید ہو جائیگا۔ اے ناظرین یہ افغانی خوشرو ہستی یہ ایرانی ظرافت یہ عربی مہمان نوازی یہ یورپین یا امریکن دانشمندی سب ایک دن دھری رہ جائیگی۔ پہاڑ ہو یا ریگستان۔ موسم بہار ہو یا خزاں گرمی ہو یا سردی غرضیکہ ہر موسم اس شہ زور پہلوان کے واسطے یکساں ہیں مسٹر Hemans نے خوب کہا ہے کہ اے موت تو ہر جگہ خواہ دوست کو ملے۔ یا دشمن دشمن کو حاضر ہے تیرے واسطے ہر زماں ہر لحظہ برابر ہیں اے لونگفیلو۔ تجھے معلوم نہ تھا کہ یہ زندگی فانی ہے ہاں میں غلطی کرتا ہوں بیشک اے ناظرین آپ وہ "سام اف لائف" پڑھیں اور اس سے اپنے واسطے عمدہ نتیجہ نکالیں جب اے ناظرین یہ ظاہر ہے کہ موت کے پنجے سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ تو یہ بھی روشن ہے کہ اس کا فکر ہم کو گناہوں سے بچاتا ہے۔ اور آخر کو نیک نام بناتا ہے اور کہ مرگ فراموشوں پر لعنت وپھٹکار چاہیئے۔ پس جس کو اپنے بقائے نام نیک کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہر وقت اس کی فکر میں رہتا ہے۔ اے حبیبا صاحبان فکر و فکر میں بھی فرق ہے۔ آؤ ہم سوچیں کہ ہم موت کے اس بڑے بھاری مسئلے کو کیونکر حل کر سکتے ہیں۔ بیشک یہ ایک خوفناک اور ڈرانے والی شے ہے ہر بچے و بوڑھے اس کا نام سنکر حیرت کی انگلی کو اپنی زبان پر رکھ لیتے ہیں ذرا ایک بوڑھے سے جو کہ عمر رسیدہ ہو اور قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہو یہ سوال کریں کہ اب آپ موت کو پسند کرتے ہیں۔ دیکھئے وہ کیا جواب دیتا ہے ضرور بضرور وہ آپ کو بہت بہت مخالفت ظاہر کریگا۔ سبب کیا ہے کہ اس کی روح ابھی تک نہیں سمجھتی کہ موت کیا ہے۔ اے صاحبو میں آپ کو ایک نسخہ بتاتا ہوں جو آپ کو اس مرض ناگہانی سے ایک قسم کی تسلی دیگا اور ضرور بضرور آپ کے غموں کو خوشی سے مبدل کر دیگا۔ وہ نسخہ ہاں ہاں وہ نہایت بیش قیمت اکسیر یسوع ہے اس کی چمکیلی اور پر رحمت حقیقت نے اس موت کو فتح کر لیا اور اب ہم جو اس کے پیرو ہیں یہ کہہ کہہ کر خوشی کے ڈنکے بجاتے ہیں کہ اے موت تیرا ڈنک کہاں اور اے موت تیری فتح کہاں یہ سب وہ بلا ہر ایک مسیحی کے واسطے ہو گئے ہیں۔ میں بہت سے مسیحیوں کی موتوں سے واقف ہوں جو کہ یہ کہتے کہتے جان بحق ہوئے کہ اے خدا میرے روح کو قبول کر اور بہت سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے موت سے پیشتر گیت بھجن اور غزلیں وخوشی کے نعرے مارتے ہوئے اپنی روح کو اس کے ہاتھ میں جن پر اُن کا بھروسہ تھا کہ ان کو بچائیگا سونپ دیا۔

اے ناظرین یہ خوشی اور یہ تسلی صرف مسیحیوں ہی کے واسطے ہے کیا آپ نے کبھی کسی اور مذہب والے کو ایسا مرتے دیکھا یا سنا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں سبب کیا ہے کہ اُن کے رہنما خود اس ظالم کے شکار ہوئے ہیں جبکہ ہمارے رہنما نے اس ظالم کا شکار کیا ہے اسے لیجئے بیچئے اور آزمائیے۔

راقم بی۔ رام لعل چوپڑہ از سی ایم ہی۔ ہائی اسکول لودھیانہ

غزل

از نتائج طبع خاکسار جارج ملٹن نائب لودیانوی

صلیب عیش پہ ہنستے ہنستے اٹھا کے چلے | اٹھا کے دنیا سے ہاتھ کل کا وہ خون [illegible] کے چلے
تھا یہ عصیاں مسیحا پہ تنا دنیا کا | مقام [illegible] تک آہ اور کہہ کر اٹھا کے چلے
دکھایا جلوۂ قدرت کا اپنی دو عالم | زمیں کو کیا ہی تجلی عرش بریں بنا کے چلے
دکھائی اپنی محبت جو تھی زمین منتظر | [illegible] مردہ دلوں کو اپنا جلا کے چلے
کرشمے عقوبت کا پیوں سہہ کے [illegible] | وہ بیر مسیحوں کا مگر لگا کے چلے
شاد کیا ہے گرشتگی مسیحا نے | جہان میں آپ کو جنت کی راہ دکھا کے چلے
مسیح تیرا آپ ہی قربان تو بھی جان کرے | وہ تیرے بدلے میں ہم کو بنا خدا کے چلے

انتخاب الاخبارات

دہلی میں مذہبی فساد کی حقیقت

ہم پیچھے سنتے ہیں ناظرین اخبار نور افشاں کو یہ خبر دے چکے ہیں کہ دہلی میں آریہ سماجیوں اور عیسائیوں کے باہمی مباحثہ پر فساد ہو گیا تھا۔ لیکن اس کی حقیقت کا پتہ حال میں دہلی کے ایک خریدار اخبار نور افشاں کی زبانی لگا ہے کہ آریہ سماجیوں نے خداوند مسیح کی پیدائش پر بیجا حملہ کرتے ہوئے کہا کہ عیسیٰ مسیح بھی نیوگ ہی سے پیدا ہوئے تھے۔ اگرچہ عیسائیوں نے اس سخت کلمے کی برداشت کی۔ مگر مسلمان بھائی اس کو سنکر نہایت ہی برانگیختہ ہو گئے اور جوتیوں اور لاٹھیوں سے آریہ بھائیوں کو جواب دینے لگے۔ تاہم اس فساد میں جہاں تک معلوم ہوا ہے کسی عیسائی نے حصہ نہیں لیا یہ جھگڑا محض آریہ سماجیوں اور مسلمانوں میں ہی ہوا ہو عیسائی اس سے بری ہیں۔

دو چور سینہ زور

کلکتہ میں دو فوجی گورے گرفتار کئے گئے ہیں جنہوں نے ایک انگریز سوداگر کی دوکان میں کچھ زیورات دیکھے اور انگوٹھیوں کا بکس لیکر دونوں گورے اس طرح چپت ہوئے کہ مالک دوکان نے بھی پیچھا کیا اور بہت دور جاکر بمدد پولیس پکڑا۔ مالک کو چوٹیں بھی آئیں اور خون نکلا۔ انگوٹھیوں کے بکس کی مالیت ۸۰۰ روپیہ تھی وہ بجنسہ واپس لایا دونوں گورے فوجی افسر کے سامنے کئے گئے اور تب معلوم ہوا کہ یہ دونوں بھگوڑے ہیں۔ یہ گورہ فوج شراپشائر لائین پلٹن کی پانچ کمپنی سے متعلق ہیں۔ جو فی الحال دمدم میں وارد ہے وہاں کئی روز سے گم ہو گئے تھے اور ان کی تلاش درپیش تھی۔ ایک کا نام ڈوی مارسیں۔ اور دوسرے کا نام ٹی ڈانیل ہے مقدمہ چل رہا ہے۔

ایک عجیب شادی

گوجرانوالہ میں ایک عجیب قسم کی شادی خانہ آبادی ہونے والی ہے مسٹر عبد الغفور بی۔ اے جو آریہ سماج کی طرف سے شدھ کئے جاکر مہاشا دھرم پال بن گئے ہیں اور اسلامی نام ترک کر کے آریہ سماج کی گوناگوں خدمت انجام دیتے ہیں اور جنہوں نے برہم چرج پالن کرنے کا ابتدا میں بیڑا اٹھایا تھا مگر گرہست آشرم کی طرف مائل ہو گئے اور گوجرانوالہ کے ایک کھتری سماجی صاحب مسمی سکھدیال کی تعلیم یافتہ بھگنی نے مہاتما دھرم پال کو پسند کیا ہے یہ شادی گرہن کی رسم کے بعد امید کی جاتی ہے کہ جورو خاوند دونوں ایک جان دو قالب ہو کر سماج کی خدمت کرینگے اور کیا عجب کہ ان کا صدر مقام ہوشیارپور میں ہوگا جہاں سماجیوں کی حالت ایسی نہیں پائی جاتی ہے کہ جس پر آریہ سماج کو فخر ہو۔

حاجیوں کی مشکلات

حاجیوں کی مشکلات اس وقت تک ہمارے کانوں میں پہنچتی رہی ہیں۔ لیکن ہمعصر وکیل نے جو مشکل پیش کی ہے وہ اپنی نوعیت میں واقعی نرالی ہے ہمارا ہمعصر لکھتا ہے۔

بنگال کے کسی ضلع سے ایک مسلمان اپنی بیوی کو ساتھ لیکر بارادہ حج کلکتہ آیا اور دو روز تک شہر کی سیر کرنے کے بعد ریلوے سٹیشن پر پہنچا۔ یہاں سے ایک بدمعاش جو شہر کی سیر اور سامان کی خرید میں اس کا رہبر بنا تھا۔ بڑی چالاکی سے اس کی بیوی کو مال و اسباب سمیت اڑا لے گیا۔ اس غریب نے اجنبی ہونے کے خیال سے کلکتہ میں کوئی کارروائی نہ کی اور اپنے مقام پر واپس جاکر پولیس کو اطلاع دی۔ اب پولیس بڑی سرگرمی سے اس بدمعاش کا سراغ لگا رہی ہے۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ بیچارے حاجیوں کو بڑے بڑے شہروں میں کتنی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

سلطان ٹرکی معزول کی دولت

معزول سلطان عبد الحمید خاں کی بیشمار دولت کا اندازہ اگرچہ ٹھیک نہیں معلوم ہوا لیکن بعض رقوم کی تفصیل یہ ہے۔

ایک تسبیح گیارہ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ کی ہے۔

مختلف بنکوں کے نوٹ ستر لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ

غیر ممالک کے بنکوں میں ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ کل میزان ہر سہ رقوم کی دو کروڑ اٹھائیس لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ۔

اور زیورات جواہرات جن کی قیمت کا کوئی اندازہ نہیں اس کے علاوہ ہیں۔ یہ سلطان معزول کی ذاتی جائیداد ہے سلطنت سے اس کو کوئی سروکار نہیں ترک افسران نے اس جائیداد کو دبانے کی ایک تجویز سوچی ہے وہ یہ ہے کہ تحقیقات شروع کرا دی ہے۔ کہ آیا یہ جائیداد معزول سلطان نے اپنے وظیفے سے بچائی ہوئی ہے یا کہ سلطنت کے خزانے سے لی ہے۔

عجیب الخلقت

ایک صاحب اوگرہ ضلع ہزارہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ان کی گائے نے ایک بچہ دیا جسکا جسم تو حسب معمول تھا۔ لیکن خلاف معمول سر بجائے ایک کے دو تھے جو گردن سے جدا ہو کر علیحدہ علیحدہ مکمل سر بن گئے۔ جو بالکل ہمرنگ اور ہموزن تھے۔ جنکو بغور دیکھنے سے بھی کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا تھا ہر ایک سر میں دو۔ دو آنکھیں تھیں اور دو۔ دو کان تھے

اور ہر ایک منہ میں مکمل زبان اور چار چار دانت تھے عجیب کیفیت کا بچہ اور سر تھے لیکن افسوس ہے کہ بچہ مردہ اور سخت تکلیف سے پیدا ہوا۔ گائے مرنے سے بچ گئی

(افغان)

آگ سے نقصان

حسن ابدال میں ۱۶ مئی ۱۹۰۹ء کو ۱۲ بجے دن کے وقت ہندؤوں کے محلے میں چند چھوٹے چھوٹے بچے ایک مکان میں کھیل رہے تھے جس میں گیہوں کے پولے پڑے ہوئے تھے۔ ان بچوں کو کہیں سے دیاسلائی کی ایک ڈبیہ مل گئی ایک شریر بچے نے پولوں میں آگ لگا دی گھر کی عورت کسی کام میں لگی ہوئی تھی۔ جب شعلے بہت اونچے ہوئے تو اُسے خبر ہوئی۔ وہ چیختی چلاتی ہوئی لوگوں کو مدد کے واسطے پکارتے ہوئے باہر دوڑی لیکن قبل اس کے کہ لوگ جمع ہوں آگ بہت بڑھ گئی اور تین بچے آٹھ یا نو سال کے اور ایک بچہ شیر خوار جل کر خاک ہو گئے ان میں دو بچے ہمسایوں کے تھے جو واسطے کھیلنے کے آئے تھے۔ محلہ والوں نے بڑی محنت اور جاں فشانی سے آگ بجھائی۔ اگر سب آدمی ہمت نہ کرتے تو تمام قصبے کا قصبہ جل کر راکھ ہو جاتا۔ آگ بجھانے والوں کو سرکار سے انعام مل رہے ہیں

بشیر ہاٹ میں ڈاکہ

بشیر ہاٹ میں گذشتہ شنبہ کو ڈاکہ پڑا ۰۰ ۳ آدمی تلواروں بندوقوں اور دیگر آلات سے مسلح ایک متمول سوداگر غلہ کے مکان پر حملہ آور ہوئے۔ شور و غل ہونے پر اہل دیہات جمع ہو گئے۔ پولیس کی جمعیت معہ اہل قصبہ ۰۰ ۱ آدمیوں کی تھی ڈاکوؤں نے پولیس کا مقابلہ کیا آخر تین پکڑے گئے۔ ان باقی کے ۰۰ ۳۵ روپیہ لے کر بھاگ گئے۔

خدا کی شان

اخبارات سے معلوم ہوا کہ کرنٹہ میں اکبر نامے ایک شخص تھا جس کی عورت مر گئی۔ گھبرا کر اس نے اپنی عورت کو معہ اپنے لڑکے کے دفن کر دیا۔ جب طبیعت ٹھکانے آئی تو جا کر قبر کو کھودا تو کیا دیکھتا ہے کہ لڑکا اپنی ماں کا دودھ پی رہا ہے اور وہ دونوں زندہ ہیں وہ دونوں کو گھر لایا۔ اب عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہے مگر خود کچھ نہیں کھاتی پیتی ہے اور کہتی ہے کہ لڑکے کو گائے کے دودھ پینے کا عادی کر کے وہ خود مر جائیگی۔

اخلاقی لٹریچر کی اشاعت

ملک کے لئے جس لٹریچر کی اشاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہو وہ اخلاقی لٹریچر ہے۔ اخلاقی لٹریچر کی اشاعت کا نہایت عمدہ اثر ملک کی تہذیب اور شائستگی پر پڑتا ہے جو لوگ اخلاقی مضامین کو پڑھتے وہ جرائم سے بالطبع نفرت کرتے ہیں جرائم کے انسداد سے سوسائٹی کے امن میں مدد ہو سکتی ہے ملک کے زیادہ تر وہی اخبار اور وہی کتابیں مفید ہو سکتی ہیں جن کے ذریعہ اخلاقی مضامین کی اشاعت ہو۔

ایک قابل تعریف کام

رنگون کی میونسپلٹی ڈیڑھ لاکھ روپیہ دودھ کا ڈاری فارم بنانے میں صرف کریگی تاکہ خراب دودھ کے بجائے خالص دودھ مہیا کر سکے۔ میونسپلٹی رنگون کی یہ کارروائی اس قابل ہے کہ اس کی تقلید دوسری میونسپلٹیاں بھی کریں۔ جب تک ڈاری فارم تیار نہ ہو جاویں میونسپلٹیوں کو حلوائیوں کے دودھ کی نگرانی کا خاص طور پر انتظام فرمانا چاہئے۔ مضر صحت دودھ کی بکری کا نہایت خراب اثر ملک کی صحت پر پڑ سکتا ہے۔

ایک پولیسمین کو پھانسی

شملہ میں ایک پولیسمین نے ایک عورت کو قتل کر ڈالا تھا۔ اس مقدمہ کی سماعت سشن جج صاحب بہادر کی کچہری میں ہوئی۔ پولیسمین کو پھانسی کا حکم سنایا گیا۔

ہندو یونیورسٹی

ہندو کالج کی بی بی بسنتی ولایت گئی ہیں۔ منشا یہ ہے کہ علاوہ کالج کے کاشی میں ایک یونیورسٹی قائم کی جاوے۔ ملک معظم سے درخواست کر کے منظوری لینے گئی ہیں۔ کاشی کی بی بی بسنتی نے تو مردوں کے بھی کان کاٹے ہیں۔

کشتیوں کی گرفتاری

فارس کی کھاڑی میں انگریزوں نے دو کشتی جس میں دو لاکھ کارتوس تھے گرفتار کی ہیں ان دونوں کشتیوں کے ہتھیار چپکے چپکے افغانستان بھیجے جاتے تھے آخر یہ سب سامان کس کے لئے مہیا کئے جاتے ہیں؟

افیون کی آمدنی

سرکار کو افیوں کی آمد سے کمی ہے۔ اس لئے تجویز ہے کہ خرچ بھی گھٹانا چاہئے۔ ایک ایجنٹ کے دہتا کرنے سے ۴ ۳ ہزار کی بچت ہو سکتی ہے۔ جب چین میں افیون کی کھپت نہیں ہوتی تب تو ضرور سنبھل کر خرچ کرنا چاہئے۔

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی قبر

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی قبر محمد صاحب

کی مدینے میں ہے جس کو ہر سال بیشمار حاجی لوگ دیکھنے جاتے ہیں۔ اس پر جو ہیرے اور جواہرات جڑے ہوئے ہیں اُن کی قیمت تین کروڑ روپیہ اندازہ کی گئی ہے۔

عیسائی خادمان دین کا شمار

ڈاکٹر لیونرڈ صاحب کے حساب کے مطابق دنیا میں ۹ ہزار ۸ سو ۴۸ پروٹسٹنٹ ولایتی مشنری اور ۳ ہزار نوسو ۹۹ دیسی پادری اور ۹۸ ہزار ۹ سو ۵۵ دیگر کارندے ہیں۔ قریباً ۸ کروڑ ولایتی گرجوں کے چندے سے اور ایک کروڑ پچاس لاکھ روپیہ مشن کے گرجوں کے چندہ سے جمع ہوا۔

گلدستہ اخبار

لاٹری کے بے جا طریق سے پرشیا کی گورنمنٹ کو ہر سال ۵۰۰۰۰۰ پیدا ہوتی ہے اور اٹیلین گورنمنٹ کو ۳۰۰۰۰۰ پونڈ کی پیدا ہوتی ہے۔ افسوس ہے یہ کھلا جوا روا رکھا جاتا ہے۔

پہلے پہل برٹش پوسٹ آفسز میں عورتیں ۱۸۷۰ء میں ملازم رکھی گئی تھیں پر اب اس محکمہ میں ۱۰۵۰۰۰ عورتیں ملازم ہیں۔

تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ اوڈیسہ میں ایک فقیر مرا ہے مرنے سے پیشتر لوگوں نے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ نقد ہے تو اس نے کہا کہ کچھ نہیں بلکہ قرض ہے جب وہ مر گیا اور سرکار نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس ۴۰۰۰۰ پونڈ نقد ہے۔

بلگیرین گورنمنٹ نے کنواروں اور رنڈوں کے فائدے کے لئے تاکہ وہ شادی کرنے کی طرف متوجہ ہوں ٹکس لگا دیا ہے۔ یہ تجویز قابل غور ہے ٹیکس دو پونڈ سالانہ لگایا گیا ہے۔

شہر بسٹن میں کہا گیا کہ ۱۰۰۰۰ عورتیں کنواری ریاست مساچوسٹس میں ہیں اُن کے لئے انتظام کی ضرورت سمجھی گئی ہے ایک مالدار عورت نے اس سکیم کے لئے ۶۰۰۰۰ پونڈ دیئے ہیں۔

غازی پور کی پولیس نے ۱۳ ڈاکوؤں کا ایک گروہ گرفتار کیا ان میں پانچ عورتیں بھی شامل ہیں۔

مدراس میں سنگین جرائم برآمد کرنے کے صلے میں پچھلے سال ۱۹ ہزار روپیہ انعام دیا گیا۔

ہندوستان کی کونسلوں کی اصلاحوں کے جدید قانون پر ملک معظم کے آخری دستخط ہو گئے۔

ٹمٹیا گڈھ کے مقدمہ بابت قربانی میں بیس ہندوؤں کو چھ چھ ماہ کی قید ہوئی۔ ۵ بری کئے گئے۔

بنگالی جلاوطنوں کی بابت وزیر ہند نے حال میں پھر کہہ دیا ہے کہ وہ ہرگز نہ چھوٹیں گے امید فضول ہے۔

نوا کھالی کے ایک مسلمان سب ڈپٹی مجسٹریٹ پر زنا بالجبر کی نالش کی گئی ۱۱ سالہ مسلمان لڑکی ہے۔

ریاست منڈی کے بلوائیوں نے اہلکاروں کو قید کیا۔ ایک عہدہ دار جنگل زخمی خزانے پر بھی آ دھمکے ٹریم کار پلیٹ فارم پر ایک بم کا گولہ پھٹا بیس آدمی مجروح ہوئے گولہ سبزی کے انبار میں رکھا تھا۔

اشتہارات

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

مشن سکول کے لئے ایک کرسچن ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جس نے بی اے یا ایم اے اور نیز پنجاب کی ایس اے وی حاصل کیا ہو اور کم سے کم ایک سال تک ملازمت کی ہو تنخواہ شروع میں سو سے ۱۲۰ روپیہ ماہوار درخواستیں معہ اسناد ایڈیٹر نورافشاں کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت

دو انٹرنس پاس شدہ مسیحی مناددوں کی پرسبی ٹرین مشن ہائی اسکول اجمیر کے لئے ضرورت ہے تنخواہ مبلغ عـ۲۵ روپیہ ماہوار دیجائیگی درخواستیں معہ اسناد و ماہ آرایچ میکالسٹر ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ پرسبی ٹرین مشن ہائی سکول اجمیر آنی چاہئے۔

دو منادوں کی ضرورت

سکاچ مشن شادیوال وکھاریاں ضلع گجرات کے لئے دو منادوں کی ضرورت ہے درخواستیں معہ اسناد مجبہ مشتہر کے پاس بہت جلد آنی چاہئیں۔

المشتہر آر میکبین پیٹرسن مینجر سکاچ مشن گجرات پنجاب

ایمبرائیڈری مشین

آپنے مخمل کی گرگابیاں وسلیپر جن پر اونی بیل بوٹے نکلے ہوتے ہیں۔ ٹیبل کلاتھ۔ چقیوں کی جھالریں کرسیوں کی گدیں تکئیے آسن۔ مخمل کی ٹوپیاں بیلدار۔ اور ایسے کئی کپڑے اونی بیل بوٹے نکالے ہوئے دیکھے ہونگے وہ سب اس چھوٹی سی مشین کا کام ہے چھوٹی لڑکیوں کو اور عورتوں کو جو گھروں میں بیکار بیٹھی رہتی ہیں ہونہار وہوشیار بنانیکا یہ مشین ایک اعلیٰ ذریعہ ہے ہنر کا ہنر اور فایدہ کا فایدہ اور تفریح کی تفریح وسجاوٹ کی سجاوٹ اور اس سے بڑھکر آپکو کیا درکار ہے فریم اور مشین ہم سے طلب کریں۔ قیمت ۳ روپیہ قیمت مشین اور ۲ روپیہ قیمت فریم کل پانچ روپیہ سے اسقدر فائدہ ہو سکتے ہیں ترکیب استعمال انگریزی میں ہمراہ رسال ہوتی ہے جسمیں مختلف نقشہ جات دکھلائے ہوئے ہیں کپڑا کو فریم میں کسکر اور پھر بیل بوٹے ترکیب استعمال سے نقل کریں اور مشین



لاکھہ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف مہر خرچنا بات ہی کیا ہے۔ دیکھو گرمی کا تمام تپا اور ساتھ ہی جگہ بجگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہے اسلئے وقت ہو کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھے یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ اصل عرق کافور ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضے کا اکسیر علاج ہے ۱۹۰۶ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکیٹ آج کے موجود ہیں مگر کہاں ہر جگہ جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۸؍ مع محصول ڈاک ایک شیشی تک ۵ امتحاناً بلاقیمت دیا جاتا ہے ضرور آزمائیے اگر آپ بلاقیمت اس کا نمونہ آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں اس اخبار کا نام اور پتہ صاف طور پر لکھہ دیجئے پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔ المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبروں نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردہ سنڈے اسکول بلا محصول مع محصول ... قیمت کاپی سبق سنڈے سکول ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو دو من اردو و انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پرسبٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری ڈی ٹیلیو۔ بی۔ اے۔ بیاور راجپوتانہ

سٹینڈرڈ دنیا پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے قیمت عہ سالانہ مع محصول ڈاک۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان پنجاب " " عہ ۸ر

غیر ملک سے " ھے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۶ر	۸ر ے	ے
چوتھائی کالم	۸ر ے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	ہے	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	معہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ماہوار کے لئے ارزنی سطر ایک پیسہ ... سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استاد

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ہر دو زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گاڑی و کیریج وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا ۹۰ عہ سے ۱۲۵ عہ تک گروکونول لعہ۔

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا ۔ پڑبال غبار پھولا اسبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر او حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ خالص ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ محصول ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱۔ پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جسکی آنکھ میں ناخنہ ہوگیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرکے مایوس ہوچکا تھا براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجئے الراقم مہاراجہ فتح جیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست ٹکوری گڑھ کمپو ۔ ۲ ۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں ذرا سی بھی کسی قسم کی شکایت ہو جیسے بڑے زور سے استعمال کرینگی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے

اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے بے نظیر سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور ۔ ۳ ۔ جناب سردار صاحب جو پکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپنے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھند کے لیئے نہایت ہی مفید ہے اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا ان کی نسبت بعد کو لکھونگا راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و ایڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ ۔ ۴ ۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید

ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے ممیرے والا فائدہ معلوم ہوجاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھوں کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے راقم مہاراج کنور جیت پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست بھگوان ادرہ ۔ ۵ ۔ جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرماویں راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفا خانہ دریا واجشیو علاقہ حیدرآباد دکن

پانچہزار روپیہ انعام ۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تین سو کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے

پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام والی بابو ند چھپا اور شائع ہوا